3098 ـ عورت كے ليے محرم كے بغير حج كا سفر كرنا جائز نہيں

سوال

اگر عورت كے ساتھ جانے كے محرم نہ ہو تو كيا مردوں يا عورتوں كے گروپ ميں محرم كے بغير عورت حج يا عمرہ كے ليے جا سكتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس مسئلہ ميں دور قديم سے ہى علماء ميں اختلا چلا آيا ہے بعض علماء كا كہنا ہے كہ:

اگر راستہ پر امن ہو اور عورت كے ساتھ جانے والے بھى بااعتماد ہوں وہ بغير محرم حج كر سكتى ہے.

اور بعض علماء كا كہنا ہے كہ:

محرم كے بغير عورت كا سفر كرنا جائز نہيں، اگرچہ بااعتماد افراد كے ساتھ بھى ہو تو اس كا سفر جائز نہيں ہوگا، امام ابو حنيفہ اور امام احمد رحمہم اللہ كا مسلك يہى ہے،ان كے دلائل درج ذيل ہيں:

ا ـ صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" محرم كے بغير عورت سفر مت كرے، اور نہ ہى كوئى شخص خلوت ميں اس كے پاس جائے الا يہ كہ عورت كا محرم ساتھ ہو.

تو ايك شخص نے عرض كيا: ميرا تو ارادہ فلاں فلاں لشكر كے ساتھ جانے كا ہے،اور ميرى بيوى حج پر جانا چاہتى ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1763) صحیح مسلم حدیث نمبر(1341)

ب ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی اور آخرت کے دن پرایمان رکھنے والی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایك رات اور دن کا سفر کرنا حلال نہیں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1038) صحیح مسلم حدیث نمبر (133).

اور بخاری کی حدیث نمبر (1139) اور مسلم کی حدیث نمبر (827) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے جس میں دو دن کے سفر کے الفاظ ہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دو دن اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ایك دن کی قید ہے، اور اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں تین یوم کی قید ہے، اور ان سے اور بھی روایات مروی ہیں.

اس تقیید کے اختلاف کی بنا پر اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ میں اطلاق پر عمل کیا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" تحدید سے مراد اس کا ظاہر نہیں، بلکہ جسے سفر کا نام دیا جائے تو اس سے عورت کا بغیر محرم سفر کرنا منع ہے، تحدید تو امر واقع کے متعلق ہے اس لیے اس کے مفہوم پر عمل نہیں کیا جائیگا.

اور ابن منیر کا کہنا ہے:

ان مختلف مقامات پر سوال کرنے والوں کے اعتبار سے مختلف تحدیدات وارد ہوئی ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 75).

دوم:

محرم كے عدم وجوب كے قائلين كے دلائل درج ذيل ہيں:

ا ـ عدى بن حاتم رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس تھا كہ ايك شخص آپ كے پاس آيا اور فقر و فاقہ كى شكايت كى، پھر ايك اور شخص آيا اور اس نے راستے ميں ڈاكوؤں كى شكايت كى.

تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے:

اے عدى: كيا تم نے حيرۃ ديكھا ہے ؟

ميں نے عرض كيا: ميں نے اسے ديكھا تو نہيں، ليكن اس كے متعلق مجھے بتايا گيا ہے.

تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تيرى زندگى لمبى ہوئى تو تم ديكھو گے كہ اكيلى عورت حيرۃ سے چل كعبہ كا طواف كرےگى اور اسے سوائے اللہ كے ڈر كے كسى اور كا ڈر نہيں ہوگا "

عدى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ: ميں نے ديكھا كہ حيرۃ سے عورت چلتى اور جا كر كعبہ كا طواف كرتى اور وہ اللہ كے علاوہ كسى اور سے نہ ڈرتى "

صحيح بخارى حديث نمبر (3400).

الظعينۃ عورت كو كہتے ہيں.

اس استدلال كا جواب يہ ديا جاتا ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى جانب سے تو اس معاملہ كے وقوع ہونے كى خبر دى گئى ہے، كسى كام كے ہونے كى خبر كا معنى يہ نہيں كہ كام جائز بھى ہے، بلكہ وہ جائز بھى ہو سكتا ہے، اور ناجائز بھى، يہ تو شرعى دلائل كے اعتبار سے ہوتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قیامت سے قبل شراب اور زنا اور قتل عام اور زیادہ ہو جائیگا، اور یہ امور حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہیں.

چنانچہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ: امن و امان پھیل جائیگا، حتی کہ بعض عورتیں جرات سے کام لیتی ہوئیں بغیر محرم اکیلی ہی سفر کرنے لگیں گی، اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس کا بغیر محرم سفر کرنا جائز ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی قیامت کی علامت اور نشانی کی خبر دی ہے یہ نہیں کہ وہ حرام یا قابل مذمت ہے، کیونکہ چراہوں کا اونچی اونچی بلڈنگیں تعمیر کر لینا، اور مال کی فروانی، اور ایك مرد پچاس عورتوں کا نگران ہوگا، بلا شك و شبہ یہ حرام نہیں، بلکہ یہ تو قیامت کی علامتیں ہیں، اور علامت اس چیز کی کوئی شرط نہیں، بلکہ وہ خیر اور شر، اور مباح اور حرام اور واجب وغیرہ سب ہو سکتی ہیں. واللہ اعلم " انتہی.

اس کا بھی ہونا چاہیے کہ حج کے لیے سفر میں عورت کے لیے محرم کی شرط میں علماء کرام کا اختلاف تو فرضی حج میں ہے، لیکن نفلی حج میں سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر محرم یا خاوند کے بغیر عورت نفلی حج کا سفر نہیں کر سکتی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (17 / 36).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" جس عورت کا محرم نہیں اس پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے محرم کا ہونا بیت اللہ تك پہنچنے کی استطاعت میں شامل ہے، اور وہاں تك پہنچنے کی استطاعت حج فرض ہونے کی شروط میں شامل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تك پہنچنے کی استطاعت رکھے آل عمران (97).

اور عورت کے لیے بغیر محرم یا خاوند کے بغیر حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں؛ اور حسن، نخعی، احمد، اسحاق، ابن منذر، اور اصحاب الرائے کا قول یہی ہے، اور مذکورہ بالا آیت اور نبی علیہ السلام کی وہ احادیث جن میں بغیر محرم

عورت كو سفر كرنے كى ممانعت كى گئى ہے كى بنا پر صحيح بھى يہى قول ہے.

ليكن امام مالك، امام شافعى، اور اوزاعى رحمہم اللہ نے اس كى مخالفت كى ہے، اور ہر ايك نے ايسى شرط لگائى ہے جس كى كوئى دليل نہيں ملتى، ابن منذر كہتے ہيں: ظاہر حديث كو ترك كر كے ايسى شرط لگائى ہے جس كى ان كے پاس كوئى دليل نہيں ہے " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 90 - 91).

كميٹى كے علماء كا يہ بھى كہنا ہے:

" صحيح يہى ہے كہ عورت كے ليے خاوند يا محرم كے بغير حج كا سفر كرنا جائز نہيں، اس ليے عورت بااعتماد عورتوں كے ساتھ بغير محرم سفر نہيں كر سكتى، اس كے ليے بغير محرم اپنى پھوپھى، يا خالہ يا والدہ وغيرہ كے ساتھ سفر كرنا جائز نہيں ہے، بلكہ اس كے ساتھ اس كا خاوند يا كوئى اور محرم ہونا ضرورى ہے.

اور اگر اسے اپنے ساتھ لے جانے كےليے محرم نہيں ملتا تو جب تك وہ اس حالت ميں ہے اس پر حج فرض نہيں ہوتا " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 92).

واللہ اعلم .